سوال

(86)مقتول کی وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص مسمی غلام رسول شیخ جو حال ہی میں ہندو سے مسلمان ہوا،جسے ایک شخص مسمی اعجاز علی نے قتل کردیا جبکہ مقتول نے اپنے پیچھے درج ذیل ورثاء چھوڑے ہیں :

(۱) والدہ مسمی وسایو (ہندو) (۲) مسماۃ بچی (ہندو) (۳) ایک چچازاد (مسلمان)

قرآن وسنت کی روشنی میں واضح کریں کہ اس صورت میں مقتول کا حقیقی وارث کون ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح حدیث میں آیا ہے :

«لایرث المسلم الکافر ولاالکافر المسلم» یعنی مسلم کا کافر وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلم کا وارث ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری : ٦٧٦٤، صحیح مسلم : ١٦١٤)

اس حدیث کی رو سے متوفی کے والد اور ماں اس کے وارث نہیں ہیں۔ اب اس کے رشتہ داروں میں جو ''اولیٰ ذکر'' مسلم زندہ ہے، وہی وارث ہے۔ مثلاًچچازاد مسلمان بھائی اس کا وارث ہے، اگر دوسرا کوئی اولیٰ ذکر (قریبی رشتہ دار مرد) موجود نہ ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص236